



4/13/18



صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ

تَضِيدُكُمْ  
مِنْ جَمِيعِ

أَنْجِ كَيْفَ يَسْتَأْذِنُ

٤٨٩٥٥	
و ٢	فرمانه
٢٥ < ع - ١	مستند



یہ دُرود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریف کے رُوقبیلہ ہو کر تسبیح و تہجد پر پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالتَّبِيحِ الرَّاقِي

اے اللہ درود بھیج ہمارے سرور محمد نبی امی پر

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اُسکی اولاد اور اصحاب پر اور بکرت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

سب تعریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلٰی الْمُخْتَارِ فِي الْقَدَمِ

پھر درود جو اوپر اُس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مکیسے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الفصل الاول فی ذکر عشق الہی جل جلالہ علیہ السلام

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَكُّرٍ جِرَّانٍ يَذِي سَلَمٍ

کیا تجھے ذی سَلَم کے ہمسائے یاد آگئے

مَزْجَتْ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

کہ آنسو ملا بڑا غون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

یا کافسہ کی طرف سے ہوا آگئی

اَوْ اَوْ مَضَّ الْبَرْقُ فِي الظُّلُمَاءِ مِنْ اِخَمٍ

یا انجم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اَكْفُنَا هَمَّتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منہ کھلے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ لِهَمٍّ

دل کو کیا ہوا اُسے تو کتا ہے افاق میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

لِيَحْسَبَ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مِنْكُمْ

کیا عاشق بے ہمتا ہے کہ محبت بھی رہنے والی ہے

فَمَا بَيْنَ مُتَسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرَمٍّ

اس مطلق میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

لے ذی سلم ایک مقام  
کا نام ہے درمیان مکہ و مدینہ  
مدینہ منورہ کے محل میں  
سیت آنکھ کا پسہ کہ گم  
آپ کو خطاب کرتے ہیں  
اسے عاشق زاد تیرا دانا  
تھا کیوں جو تیری بکھلی  
سے غون آنسو آنسو  
میں کیا ان متہم  
دوستوں کی یادگار ہے  
سے جو مقام ذی سلم  
یا اس ہوا کے چلنے اور  
بجلی کے چمک کے بہت  
سے جو اندھیری  
رات میں تیرے حبیب  
کے شر کی جانب سے  
ظاہر ہو کر تجھے بے قرار  
کرتی ہیں۔

لے یعنی گریہ  
رونے کا سبب اور  
ذکور نہیں پھر تیری  
آنکھوں اور دل کو کیا  
ہو گیا کہ قابو سے بچ سکے  
اور تیری طبیعت نہیں  
لے حاصل یہ ہے کہ  
عاشق کا خیال کرتا  
بالکل بھل ہے کہ میرا  
عشق غیروں سے شریک  
یہ مل یکا کھو کر آگرو  
چلتے ہیں عدل پر پتا ہو  
یہ کہ جو محبت سکتا ہو

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرَقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا أَرَقْتُ لِذِكْرِ الْبَاكِنِ وَالْعَلَمِ

اور درخت ہلن اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكَرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیوں کر کتنا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو بچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہوتا ہے

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطِيئَةَ وَضْنِي

اور ثابت کر دینے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل ارد اور شبنم سرخ کے

نَعْمُ سَرَى طَيْفٌ مِّنْ أَهْوَى فَأَرْقَنِي

اں بچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا مجھے میں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْطِرُ اللَّذَاتِ بِالْأَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَأَهْمَى فِي الْهَوَى الْعُذْرِي مَعْدَرَةٌ

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذرت رکھ

مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتُ لَمْ تَكَلَمْ

اور تو جو کھنص ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

۱۔ حاصل اس کا

اور مجھ کا ہے

کہ آنسو اور لاغری

تیرے عشق پر گواہی

دے دے کچھ اندر خط

کھل باہر اور گل

کے مشابہ تیرے

وہ اس کی پہنچ کے

تو اب عشق سے انکار

کو چھوڑ بے قرار

۲۔ بیت الہامی

۳۔

۴۔ جب رات

نہ سوتے انکار

کے بند کر دیے

لہذا ہر عاشق نے

عشق کو معذرت

کیا اور کہا اں بچ

۵۔

عَدَّتْكَ حَالِي لَا يَسْزِي بِسُتْرٍ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز من چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِسُتْحَسَمٍ

اور نہ میرا درد موتوں ہونے والا ہے

مُحَضَّنِي النُّصْرَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تُو نے مجھے ابھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُدَالِ فِي حَمَمٍ

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

إِنِّي أَتَمَمْتُ نَصِيحَةَ الشَّيْبِ فِي عَذْلِي

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا کلامت کرنے میں

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نَصِيحَةٍ عَنِ التُّهَمِ

حالانکہ وہ قہمت سے بید ہے بھنا نصیحت گر ہے

## الفصل الثانی

یہ فصل دوسری ہے

فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَإِنَّ أَعَارَتِي بِالشُّوْرِ مَا اتَّعَظْتُ

میرے نفس اللہ نے نصیحت نہ دانی

مِنْ جَهْلٍ لَمْ يَنْذِرِ الشَّيْبُ وَالْهَرَمُ

اپنی حالت کے سب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

سے عاشق چھپا

اپنے راز پوشیدہ کے

کھل جانے پر حسرت

کر کے کہتا ہے کہ جب

میرا راز تجھ پر کھل گیا تو

چھٹو سداں پر بھی کھل

جائے گا اور مرعہ عشق

تجھ سے نہیں اور ہونے

کا اگر جانا رہتا تو البتہ

راز میرا پوشیدہ رہتا

سے مائل اس بیٹکا

اور بھجسکا ہے کہ

مگر پتیری نصیحت پہنچی

ہے لیکن میں کب سنتا

ہوں کیونکہ عاشق اپنے

اختیار میں نہیں رہتا بلکہ

جب میں نے بڑھاپے

کی نصیحت نہ دانی کہ اس کی

نصیحت میں کسی قسم کی

جگہ ملی بھی نہیں تھی پس

تیری نصیحت کہ مرعہ عشق

ہے کیونکہ سنوں

سے حال ان پر ہے

بیٹکا ہے کہ بھنا

کلام جو مجھ سے عیاں ہو

میں یہ سبہ نفس کش

کی حالت کہ کبرسنی

اپنی نادانی کے لیے

پتے اور میں ہی سفید ہو

کی نصیحت کہ قبول نہیں

کرنا دینی پرسترا آئندہ

وَلَا أَعْدْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَبِيلَ قَرَىٰ

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اپنے عملوں سے

ضَيْفَ الْمَرَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمٍ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اللہ میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوقِرُهُ

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كُنْتُ سِرًّا بَدَا إِلَىٰ مِنْهُ بِالْكُتْمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں خضاب سے

مَنْ لِي بِرَدِّ جَمَاحٍ مِنْ غَوَايِبِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

كَمَا يُرَدُّ جَمَاحُ الْخَيْلِ بِالْجُمِّ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرْمِ بِالْعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا

إِنَّ الطَّعَامَ يُقْوِي شَهْوَةَ النَّهَمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تَهْلِكْ شَبَّ عَلَىٰ

اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اُسے دُور نہ پلستے جاؤ گے

حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِرْهُ يَنْفَطِمِ

بچے ہائیکا اور جب چھوڑا دے تو چھوڑ دے گا

دقیقہ صوفیہ مثنوی

اور اس کو معزز و محترم

نہیں جانتا، کاشش اگر

میں جانتا کہ مجھ سے ان

سفید بالوں کا حق ادا

نہیں ہو گا تو میں ان کی

سفیدی کو بالکل غافل

نہ کرتا بلکہ اس کو دھما

خضاب سے چھپاتا، کیا

فائدہ کہ تیرا کام کی

سے جاتی رہی اب حتماً

رہبر کے کوئی مشورت

نجات کی نہیں ۱۲

۱۳ یعنی کوئی ایسی چیز

مذاہب نہیں کہ تجھ کو نفس

کی گراہی سے نہلاتے

مگر آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے

مع کرنے میں شوق

ہوں ۱۴

۱۵ یعنی یہ خیال مت

کر نفس ہٹا کر کرنے سے

خود بخود اپنی خواہشوں

بٹ جائے گا کیونکہ نفس

حرمیں کی مانند جب کہ

طعام دیکھتے ہی اس کی مرض

زاد ہو جاتی ہے گناہوں

سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ

ترکب گناہوں کا ہوتا

۱۶ بچے کے ساتھ

نفس کی تشبیہ دینے سے

دقیقہ بر صوفیہ آئمہ

فَاَصْرَفُ هَوَاهَا وَحَاذِرُ اَنْ تُؤَلِّيَهُ

اس کو اس کی آرزوئیں سے روک اور خبردار اس پر جس کو غالب ہونے کا خطرہ ہے

اِنَّ الْهَوٰى مَا تُؤَلِّيْ يَصْرِ اَوْ يَصِم

جہاں جس کو غالب ہوتی ہے تو ملدالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاْعِيهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی بچھائی کر کہ مانند جانور چرنے والے کے ہے

وَ اِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تَسِمْ

اور اگر وہ چراگاہ کو لذت جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَدَتْ لَدَّةَ الْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئی

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدِّسَمِ

کیونکہ اُس نے نہ مانا کہ پھلتا ہی زہر ہے

وَاخْشِ الدِّسَالِيسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شَبَعٍ

اور خوف کری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے

فَرُبَّ مَخْصَصَةٍ شَرٌّ مِنْ الدُّخْمِ

ہیذا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا بڑا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَأَسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدْ امْتَلَاكَتْ

اور تھک دینے کو آنسو ان آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْحَارِمِ وَالزَّمْرُ حَبِيبَةُ الدَّمِ

حرام سے اور اسے پر فرض جان نگہانی آنکھوں کی حرام سے

و بقیہ مسطورہ مشتمل

یہ غرض ہے کہ اگرچہ اپنی

خلقت کے اعتبار سے

سکرش ہے لیکن سچوں کی

طرح تعلیم کی صلاحیت

لکھا ہے پس اس کا نیا

اچھے کاموں کی طرف

ڈالنا چاہئے

سہ یعنی مگر نفس سے

لیجے کام ملاد ہوں گے

تجربہ یہ تو سکھو رہ سکر کام

میں سیکھ کر جس میں اس

کی خواہش کو کچھ مل نہ ہو

کیونکہ بسا اوقات انسان

بے کاموں کو نیک سمجھ کر

کئے گئے ہے

سہ یعنی بہت بیک

اور بہت کھانے والی

سے ڈرنا چاہئے کیونکہ بہت

کھانا اگرچہ فحش کرنا

اور یا بوجھ سے رکھتا ہے

لیکن بھوک بھی رہتا ہے

انسان کو بعض اوقات کفر

بتا دیتی ہے

سہ یعنی تیری آنکھیں

جو گنہوں سے بھر گئی ہیں

خوب آگے سے دیکھنے کے

قدیم گنہوں کی روک تھام

خالی کر گزیر کر سوائے دہنے

کے کوئی چیز آگے نہیں

چاک کرے یہاں نہیں ہے

وَخَالَفَ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْوَجَّهَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَإِنْ هُمْ فَحَضَّاكَ النَّصْحَ فَأَتَاهُمْ

اگرچہ تجھ کو نصیحت فالحسن سمجھیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ خَصَمًا وَلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصَمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیا ہے

اسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ قَوْلٍ بِلا عَمَلٍ

اکی تو یہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِّذِي عَقْمٍ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

أَمْرُكَ الْخَيْرُ لَكِنْ مَا أَثْمَرْتُ بِهِ

میں نے تجھ کی بات کر کے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِم

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

وَلَا تَزُودُنِي قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

اسے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توڑ نہ تیار کیا غفلت سے

وَلَمْ أُصِلْ سِوَى فَرِيضٍ وَلَمْ أَصْمِ

اور نہ بھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

۱۔ یعنی میرا عروت  
بانجھ سے اولاد نہ ہوئی  
۲۔ حال ہے ایسا ہی تو  
بے عمل کی تاثیر بھی ہو  
۳۔ میں حال ہے لہذا آج  
تو دل سے پناہ مانگ چکا  
۴۔ یہ سب بھی ہو چکا  
۵۔ اس کے بعد دعا ہے  
اللہمّ ما مني به إثم  
أعظم إذا دعيت به أجتأ  
لكم ما لم ألتحق به  
نفسى حاسف دبت  
إتقاني الدنيا حسنة  
في الآخرة حسنة  
عذابي النار  
۶۔ یعنی میں نے جب  
تجھ کو نیک نفس کی  
اور خود نہ کیا اور تجھ سے  
کہا یہ جیسا اہل اور خود  
نہ چلا تو ایسے قول بے عمل  
سے کیا تاثیر ہو گی  
۷۔ یعنی میں نے ہی  
وہ نعمت زندگی عجز سے  
نہ مانا اور نہ از روزہ  
فرضی کے سوا کوئی بات  
تو اقل وغیرہ نہ کی کہ جس  
میں قابلیت کی بھلائی  
ہوئی

## الفصل الثالث

فصل تیسری ہے

فِي مَدْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تقریب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلَى

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

إِنْ أَشْتَكْتُ قَدْ مَاءُ الضَّرَمِ مِنْ وَرَمِ

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوچ سوچ کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبِ أَحْشَاءِهِ وَطَوَى

اور بانمعا اور پیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْجَارَةِ كَشْحًا مَثْرَفَ الْأَدَمِ

پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُومِ مِنْ ذَهَبِ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مال کریں

عَنْ نَفْسِهِ فَإِذَا هِيَ أَيْسًا شَمَمِ

اپنی طرف سے سو آپ نے کچھ التفات فرمایا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَأَكْدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

إِنَّ الصَّرُورَةَ لَا تَعْدُ وَاعِلَى الْعَصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الہی پر

سہ بنی میں نے ایسے  
ذات مقدس کے راست  
طریقہ کو چھوڑ دیا جو تمام  
رابع عبادت الہی میں  
مشغول رہتے تھے مگر  
پانچ عبادتوں میں کرتے  
تھے ۱۰

سہ حال اسکا ایسا  
آئندہ کا یہ کہ چھوڑ دیا  
طریقہ کا جو فاقوں کے سبب  
پانچ شکم پر پتھر پڑا نہ لیتے تھے  
اور فاقوں کو زخم سے الٹی  
کچھ کہ خود ہی اختیار کیا تھا  
کیونکہ وہ بڑے بڑے بار کھینچتا  
آپ کے سینے کے سبب کہ  
آپ کی اپنی طرف متوجہ نہ  
کے لیکن آپ کے گھر  
تو یہ دیکھا ۱۱

سہ حال اس سے  
آئندہ کا یہ کہ کہنی لگی  
وہ نبوی خدایتیں تھیں  
اپنی ہی بلند ہمت سے ان  
بھولنے کی طرف متوجہ  
نہ نہ ہوتی اس واسطے کہ  
کیسی ہی ضرورت ہو مگر  
عصمت الہی پر کبھی نہ  
نہیں ہوتی خصوصاً آپ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دنیا کی طرف کب متوجہ  
سکتی ہیں کہ اگر اس عالم میں  
ظلم و فساد نہ تو دنیا بھی  
چھوڑ دیتے ۱۲



فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ

نبیوں پر فوق سے گئے خلقت اور خلق میں

وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیاء ان کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

وَكَلَّمَهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ

اللہ سے سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

عُرِفَ مِّنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِّنَ الدَّيَمِ

دریا سے ایک چٹو یا سینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

اور آپ کے روبرو کھڑے ہونے والے اپنے رتبہ سے

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحَكَمِ

بسیب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

سودھی میں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ السَّمِ

پھر حبیب مصطفیٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنْزَهُ عَنْ شَرِيكَ فِي مَكَاسِنِهِ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

۱۰ یعنی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم

مانند ایک بڑے بادشاہ

کے ہیں اور باقی سب

انبیاء اللہ و رسل کے ہیں

جہاں اللہ کے حضور

میں اپنے اپنے مرتبے

میں کھڑے ہوتے

ہیں ۱۱

۱۲ مائل انبیاء

اور اللہ کا ہے

جب غنیمت سنبھالے

حمید و تعریف ہر پانی

سے بھر کر پہنچے

تو جناب باری نے

مرتبہ مجاہدیت میں جو

اعلیٰ رتبہ عبودیت

سے بے برگزیدہ

فرمایا اور ان سب

صفات میں آنحضرت

کو ممتاز کیا ۱۳

دَعُ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمْ

جو کہ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کو

وَاحْكُم بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِينَهُ وَاحْكُم

اور جس قدر چاہے آپ کی طرح میں کہہ اور میں

وَأَنْسُبْ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَأَنْسُبْ إِلَى قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عَظَمٍ

اور جس قدر چاہے آپ کے رتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَأْسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے ہنگامیں

أَحْيَى اسْمُهُ حِينَ يُدْعَى دَارِسَ الزَّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ٹہیل جب بلائی جاتی

لَمْ يَمْتَحِنَا بِمَا تَعَى الْعُقُولُ بِهِ

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نِهْم

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں رہے اور نہ حیران ہوئے

۱۔ عامل اس کا اور  
دہمیت آئندہ کا یہ ہے کہ  
اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ذات میں جلد مشا  
عبدہ میں ہیں لیکن جیسے  
نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو  
ہن اسد کہنے لگے ایسی  
نسبت آپ کی شان میں  
یہ کرنا میں کے سوا چہ کر  
جی چاہے نسبت کر کو یہ  
لئے لوصاف بعد میں کہ  
من کو کوئی جان نہیں کر  
سکتا ۱۳  
۱۔ امیں نصاریٰ کے  
باطل خیال کا مدد ہے کہ ان  
کے نزدیک آنحضرت کے  
رتبہ سے حضرت عیسیٰ صلی  
السلام کا رتبہ بڑھ کر ہے کہ  
وہ مودوں کو زندہ کرتے تھے  
ناظر ملتے ہیں کہ جو رتبہ  
ہم نے نبی کو خطاب ہر  
نے عطا فرمایا ہے مگر اس  
موافق آنحضرت کے ہجرت  
ظاہر کرتے تو فقط آنحضرت  
نام لینے سے زندہ ہو جا  
۱۔ چونکہ آنحضرت صلی  
السلام پر رتبہ سر ہا  
تھے لہذا احکام شریعت  
ان کو اس قدر سخت نہیں  
فرمایا جس قدر اور رسول  
چکا لیکن خداوند کبھی بھی نہیں

أَعْيَى الْوَرَى فَمُمْ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمٍ

پس نہیں نکھائی دیتا قرب اور بُعد میں سوائے اپنے نعم کے عجز کے

كَالْشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بَعْدِ

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صَغِيرَةً وَتُكَلِّ الطَّرْفُ مِنْ أَمَمٍ

اور دیکھو تو آنکھیں خمیرہ ہوتی ہیں

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں

قَوْمٌ زَيَامٌ تَسْكُو عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسبیح کئے ہوئے ہے

فَسَبَلَهُ الْعِلْمُ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر میں

وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللَّهِ كُلِّهِمْ

اے بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ أُمَّيَّ اتَى الرَّسُلُ الْكَرَامِ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیاء علیہم السلام کو دیتے گئے ہیں

فَأَنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِرَبِّهِمْ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

نے اصل دونوں سے  
ہیہ کہ حضرت کے کہہ سکے  
نور کے تمام نعمت مبارک  
خواہ مہلکی ہوں یا غیر مہلکی  
آفتاب کو دور سے دیکھتے  
ہیں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے  
اور قریب سے دیکھیں تو  
آنکھیں خمیرہ ہوتی ہیں  
یہی آپ بھی اس قدر نورانی  
سے منور ہیں مگر یوں دیکھو تو  
بشر ہیں اور کائنات میں نور  
کو تو عقل حیران ہو جاتی

۲ ہے  
۳ ہے  
۴ ہے  
۵ ہے  
۶ ہے  
۷ ہے  
۸ ہے  
۹ ہے  
۱۰ ہے  
۱۱ ہے  
۱۲ ہے  
۱۳ ہے  
۱۴ ہے  
۱۵ ہے  
۱۶ ہے  
۱۷ ہے  
۱۸ ہے  
۱۹ ہے  
۲۰ ہے  
۲۱ ہے  
۲۲ ہے  
۲۳ ہے  
۲۴ ہے  
۲۵ ہے  
۲۶ ہے  
۲۷ ہے  
۲۸ ہے  
۲۹ ہے  
۳۰ ہے  
۳۱ ہے  
۳۲ ہے  
۳۳ ہے  
۳۴ ہے  
۳۵ ہے  
۳۶ ہے  
۳۷ ہے  
۳۸ ہے  
۳۹ ہے  
۴۰ ہے  
۴۱ ہے  
۴۲ ہے  
۴۳ ہے  
۴۴ ہے  
۴۵ ہے  
۴۶ ہے  
۴۷ ہے  
۴۸ ہے  
۴۹ ہے  
۵۰ ہے  
۵۱ ہے  
۵۲ ہے  
۵۳ ہے  
۵۴ ہے  
۵۵ ہے  
۵۶ ہے  
۵۷ ہے  
۵۸ ہے  
۵۹ ہے  
۶۰ ہے  
۶۱ ہے  
۶۲ ہے  
۶۳ ہے  
۶۴ ہے  
۶۵ ہے  
۶۶ ہے  
۶۷ ہے  
۶۸ ہے  
۶۹ ہے  
۷۰ ہے  
۷۱ ہے  
۷۲ ہے  
۷۳ ہے  
۷۴ ہے  
۷۵ ہے  
۷۶ ہے  
۷۷ ہے  
۷۸ ہے  
۷۹ ہے  
۸۰ ہے  
۸۱ ہے  
۸۲ ہے  
۸۳ ہے  
۸۴ ہے  
۸۵ ہے  
۸۶ ہے  
۸۷ ہے  
۸۸ ہے  
۸۹ ہے  
۹۰ ہے  
۹۱ ہے  
۹۲ ہے  
۹۳ ہے  
۹۴ ہے  
۹۵ ہے  
۹۶ ہے  
۹۷ ہے  
۹۸ ہے  
۹۹ ہے  
۱۰۰ ہے

۱ ہے  
۲ ہے  
۳ ہے  
۴ ہے  
۵ ہے  
۶ ہے  
۷ ہے  
۸ ہے  
۹ ہے  
۱۰ ہے  
۱۱ ہے  
۱۲ ہے  
۱۳ ہے  
۱۴ ہے  
۱۵ ہے  
۱۶ ہے  
۱۷ ہے  
۱۸ ہے  
۱۹ ہے  
۲۰ ہے  
۲۱ ہے  
۲۲ ہے  
۲۳ ہے  
۲۴ ہے  
۲۵ ہے  
۲۶ ہے  
۲۷ ہے  
۲۸ ہے  
۲۹ ہے  
۳۰ ہے  
۳۱ ہے  
۳۲ ہے  
۳۳ ہے  
۳۴ ہے  
۳۵ ہے  
۳۶ ہے  
۳۷ ہے  
۳۸ ہے  
۳۹ ہے  
۴۰ ہے  
۴۱ ہے  
۴۲ ہے  
۴۳ ہے  
۴۴ ہے  
۴۵ ہے  
۴۶ ہے  
۴۷ ہے  
۴۸ ہے  
۴۹ ہے  
۵۰ ہے  
۵۱ ہے  
۵۲ ہے  
۵۳ ہے  
۵۴ ہے  
۵۵ ہے  
۵۶ ہے  
۵۷ ہے  
۵۸ ہے  
۵۹ ہے  
۶۰ ہے  
۶۱ ہے  
۶۲ ہے  
۶۳ ہے  
۶۴ ہے  
۶۵ ہے  
۶۶ ہے  
۶۷ ہے  
۶۸ ہے  
۶۹ ہے  
۷۰ ہے  
۷۱ ہے  
۷۲ ہے  
۷۳ ہے  
۷۴ ہے  
۷۵ ہے  
۷۶ ہے  
۷۷ ہے  
۷۸ ہے  
۷۹ ہے  
۸۰ ہے  
۸۱ ہے  
۸۲ ہے  
۸۳ ہے  
۸۴ ہے  
۸۵ ہے  
۸۶ ہے  
۸۷ ہے  
۸۸ ہے  
۸۹ ہے  
۹۰ ہے  
۹۱ ہے  
۹۲ ہے  
۹۳ ہے  
۹۴ ہے  
۹۵ ہے  
۹۶ ہے  
۹۷ ہے  
۹۸ ہے  
۹۹ ہے  
۱۰۰ ہے

تمام کے جنوں نے قبل نور محمدی کے تاہم کہ جو حسب مراتب و درجہ ظہور میں محمدی کے سبب ان ساریہ منور ہو گئے اور اس میں کے نور نے تمام عالم کو منور کیا

فَإِنَّ تَمَسُّ فَضْلُ هُمْ كَوَاكِبُهَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے ہیں

يُظْهِرُنْ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكُوْنِ عَمَّ هُدَاهَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأَمْمِ

جہان میں اور تمام امتیں زندہ کر دیں

أَكْرَمُ مَخْلُوقِ رَبِّي زَانَهُ خُلُقٍ

محل علی! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلقِ عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٌ بِالبَشَرِ مُتَّسِمٌ

زینت دی ہے کہ حسنِ جدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی مجد الروح افزا ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرْفٍ وَالبَدْرِ فِي شَرْفٍ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چاند صوفی رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمٍ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے شکر کے ساتھ ہوں

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمٍ

جب دیکھ تو شان و شوکت اور دہرہ لہا

میں ہدایت میسر ہے  
کی محنتِ علم اس قدر  
عظیم اور بخشش میں ہے کہ  
بے غاہی کو بھی غلط  
فہم لگے گی اس سے  
پہنچی تو اس سے گزرتا  
نہی ہے

میں حسنِ انسانی ہے  
عوی ہے کہیں نہ کسی  
قسم کا اہمیت و تعلق  
بدن ہمارے ہر ذرہ میں  
دیکھا اور کسی سوال پر  
روشنی کرتے تھے  
میں میں انصاف کا  
بہت عین اور عظیم تھے  
گو دشمن کی ٹھکان میں بھی  
میرت تک معلوم ہوتے  
کہ اچھے خوف کے ان کے  
احضار میں رش پید  
ہو جاتا تھا

كَانَكَا اللُّوْلُو الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُور مکنون جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَّعْدِنِي مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسِمٍ

ایک منطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طَيْبَ يَعْدِلُ تَرْبًا ضَمَّ اعْظَمَهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جو تھی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طَوْبِي لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَمِمْ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سونگھے اور چومے

### الفصل الرابع

فصل چوتھی

فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَانٌ مَّوْلِدُهُ عَنْ طَيْبٍ عُنْصُرُهُ

ظاہر کر دیا آپ کے نامی ولادت نے آپ کے عنبر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طَيْبٌ مُّبْتَدَأُ مِّنْهُ وَمُخْتَلَمٌ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمَ تَفْرَسُ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمْ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی

قَدْ أَنْزَلُوا الْحُلُولَ الْبُؤْسَ وَالنِّقَمَ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جانے کے

میں حضرت ابو ہریرہؓ  
مردی ہے کہ آپ کے دائرہ  
سے ہنستے وقت ایسا نور  
ظاہر ہوا تھا کہ تربیب کی  
دیواریں سکس ہر جاتی  
تھیں۔

میں جنوں کے لئے ہے  
کہ آخر کے مزہبہا کی  
مٹی پاکیزہ تر خوشبو سے تھی  
لیکن اولیائے کام کے  
کسی کو وہ خوشبو نہیں  
مسلم ہوتی۔

میں جابر بن عمرؓ سے بھی  
ہے کہ ایک آنحضرتؐ سے  
مناوس پہنکے فیلہ  
پر بھلا ہوں مجھے اکیس کیر  
خوشبو بھی کہ اب تک میں  
ہیں قسم کی خوشبو عطر و زعفران  
کی دکان پر بھی نہیں نہ ملتی  
جب آپؐ کی آستین پر گھر کر آتا  
تھے تو پائیں دن تک اس  
ساتھ میں خوشبو پھیلی  
رہتی تھی۔

میں حال میں یہ بات  
آمدہ کہ ہے کہ جس وقت  
سورہ فہم کے نور نے تاریکی  
دنیا کو منور کیا تو اندر کے  
بندہ ستروں پر تھوڑا کھان  
نہل مچنے لگے جیسے شہر  
کا محل جو ظلم الشان تھا  
گیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَبَاتَ أَيُّوانٌ كِسْرَى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ بھر

گشمل اصحاب کسری غیر ملتئم

نہیں ملنے کے جیسے اس کے بار و مدگار

وَالنَّارُ خَامِدَةٌ الْأَنْفَاسُ مِنْ أَسْفٍ

اور فاسیروں کی آگ نے ٹھنڈی ماسلی افسوس سے

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنُ مِنْ سَكَمٍ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی ہریشانی سے

وَسَاءٌ سَأْوَةٌ أَنْ غَاضَتْ بِحَيْرِهَا

اور ٹھٹھیں کیا سادہ کو کہ اس کا ہانی سوکھ گیا

وَمُرْدٌ وَارِدٌ هَا بِالْغَيْظِ حَيْنَ ظَمٍ

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے جوتے

كَانَ بِالنَّارِ مَا بِالمَاءِ مِنْ بَكْلِ

گویا آگ غم سے ہانی ہو گئی جیسے ہانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَبِالمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

اور ہانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہو گیا جیسے ٹوکھی مٹی

وَالْجَنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور الزار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَغْنَى وَمِنْ كَلِمٍ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور ان کی آواز سے

دیکھو سو گزشتہ  
جو دریا ہر گزشتہ اور آئینہ  
جو ہر دریا سے جلتا تھا  
سو ہو گیا اور نہری ہنر کے  
پس کی خشک ہو گئی اور  
باشہ شمر کے پاس  
ہو گئے  
سحر بنی یا خضر کے نور  
ملکوت سے سرحدیہ ظہور  
برائے کمال میں جاتا  
ہانی کی اور ہانی میں  
غائب ملک کی ہانی میں  
ملکہ یعنی حضرت کی  
طارت اور نبوت کی ہانی  
جنوں نے بھی لوگوں پر  
ظاہر کی اندوگوں سے بھی  
نئی طرز ان کی طاعت  
جو ایمان یقین کی کتب  
میں مذکور تھیں ظاہر ہونے  
گیں

عَمُوا وَصَلُّوا فَاَعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَكُمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انہوں نے غوثیوں کے

تُسْمِعُ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَكُمْ تَشْمِعُ

اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا اخْبَرَ الْقَوَّامَ كَاغْنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعَوِّجُ لَمْ يَقْمِ

کہ ان کا دین کج ہو گیا ایسا کہ قائم نہ ہو سکا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهْبِ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلہ کرتے نظر آئے

مُنْقَضَةٍ وَفَقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمٍ

اس کے موافق زمین میں بت اور مسمیے ہو کر گر پڑے

حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَسْطَى مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِّنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُوا اِثْرَ مُنْهَزِمٍ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كَانَهُمْ هَرَبًا اِبْطَالُ اِبْرَهَةَ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابراہیم کا لشکر تھا

اَوْ عَسْكَرُ بِالْحَطَى مِنْ رَّاحَتِهِ رُمٍ

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے لکھ مارے تھے

لے چل اس بیت پر  
آئندہ کا یہ ہے کہ نبی کائنات  
قریش وغیرہ سب اپنی  
شقاوت کے ان سب علما  
سے ملنے اور بہرے بن  
گئے باوجود اسکے کہ ان کے  
ہم مشرک بن چکے تھے بلکہ  
کسی دین کا یہ دین نہیں  
تھا اسے ہرگز قائم نہیں  
کے اور تاروں کا  
آسمان کی طرف  
گنا اور تلوں کا سنگوں  
نہیں پر ہونا کہ یہ یوں بھی  
آخر اذان کے طعنے  
تھے ان کا کہنے ان کا  
کی طرف اصل غیل نکلا  
اور ان کی گراہی میں رہا  
سے حاصل بہت آفت  
آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت  
مسلم کی لڑائی کے وقت  
آسمان سے جلائی گئی  
پرائی ہو گئے تھے  
لے خود کے لیے بھاگتے  
جیسے ابراہیم کی لڑائی  
تاج و بیضی کے  
کہ منظر پر چڑھ آئے تھے  
اباہیلوں نے بھاگ کر  
چھوٹی چھوٹی لکڑیوں  
تباہ کر دیا تھا یا بھاگ گیا  
ایسا تھا جیسے کفار قریش  
رقیہ برصغور آئندہ

نَبِّذْ اِيْهِ بَعْدَ تَسْبِيْحِ بَطْنِهِمَا

ان کنسکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں

نَبِّذَ السَّبِيْحَ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمٍ

جیسے حضرت یونس جب سب سے والے کو پھینکا انڑیوں سے لقمہ کرنے والی کے

### الفصل الخامس

فصل پانچویں

فِي ذِكْرِ مَنْ دَعَا لَكَ دَعْوَتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی اُن پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لَكَ دَعْوَتُهُ الْاَشْجَارُ سَالِحَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

اپنی پسندیدوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

كَانَ سَطْرُ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدْيِ الْخَطِّ فِي الْقَمَرِ

ایک تار خط سے آپ کے کمال کے

مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَتَى سَارَ سَائِرَةً

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِيْهِ حَرٌّ وَطَيْسٌ لِلَّهِ جَيْرُ حَيٍّ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(امامیہ صفحہ گذشتہ)  
واقعہ بدر میں حضرت کی  
نگہوں سے بھاگنے  
وہ نگہاں حضرت کے  
دست مبارک سے تسبیح  
پڑھنے کے ساتھ ایسی  
گرتی تھیں کہ جیسے حضرت  
یونس مچھلی کے منہ سے  
تسبیح پڑھتے ہوئے نکلتے تھے  
اسے روایات مشہورہ  
میں ہے کہ بہت مرتبہ  
حضرت نے بلایا اور وہ خود  
خدا کے حکم سے چل کر آیا  
آپ کی بہت پرگواری تھی  
اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم  
ہوا  
اسے امام سید ثانی نے  
لکھا ہے کہ جب حضرت  
دوسو پ میں چلتے تھے  
آپ کے سر مبارک پر ابر  
سایکرتا تھا

اَسْتَمْتُ بِالْقَمْرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَكَ

میں قسم کھاتا ہوں تھی کہ چاند منق ہوگا آپ کے سوز سے

مِنْ قَلْبِهِ نَسْبَةٌ مَبْرُورَةٌ الْقَسَمِ

اُسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَ مِنْ كَرَمٍ

اور یاد کر اے جو غار نے خیر و کرم کیا جب اُس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ حَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَم

ہر سب کافروں کی آنکھیں اڑی ہوئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

وَالصِّدِّيقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يُرَ يَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق بن دو نول غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَدَمٍ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

انہوں نے گمان کیا کہ مگڑی نے آپ پر جلا نہیں تیا اور کبوتر نے

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحْمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے ریلوں ہی ہے

وَقَايَةُ اللَّهِ اَخَذَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کر دیا زہدوں

مِّنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطْمِ

اور چلتوں تبرتہ سے اور بلند قلعوں سے

لے چو کہ جاننا کہ  
نشاہت و درگھڑے ہوا  
آپ کے دل مبارک کو جبریل  
علیہ السلام نے چیر کر منو  
نفسانہ سے پاک صاف کیا  
پس جاننا کہ آپ کے دل کے  
ایسی مناسبت پیدا ہوئی  
کہ اگر کوئی جاننا کی قسم کھائے  
تو اس کی قسم سچی سمجھی جائے گی  
لے ہی قسم کھاتا ہوں  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارکھے رفیق  
صدیق اکبر کی کہ حکم  
پرستگار کے غار میں  
ہر حرف دن کفار کے  
خون کے پر شدہ ہوئے  
لے ہی قسم قسم ہے کہ  
جب آپ حضرت مہدی  
اکبر جو جس کے دل غار میں  
اور غار نے اکھاں چھایا  
لے ہو کر صدیق کفار کو دھم  
کر لے گئے تھے تو آپ کی دعا  
نار کے دھن سے پکڑی ہوئی  
جلا تا جلا ہاں دودھ  
پیدا ہو گئے کبوتر نے گھبرا کر  
لے دے دیئے غار امرو دیکھ  
کے گئے لنگر اس غار میں  
کوئی جانا تویر جاں اور کبر  
کے لئے رسالت ہوتے  
یہ سمجھ کر آپس ہو گئے اور  
آپ نے سلاستی سلاستی کو  
مشرق فرمایا

مَا سَأَمَنِي اللَّهُ هُزِيمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ

نجم رزمی نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی

إِلَّا وَنِلْتُ جَوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضْم

اور حملت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا التَّمَسُّتُ غَنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تو نگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَم

انہشش کو اس دست مبارک کے جوہر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُذَكِّرُ الْوَحْيَ مِنْ تَرَوِيَاهُ إِنَّ لَهُ

انکار ذکر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنْم

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَلِكَ حِينَ بُلُوغٍ مِنْ تَبَوُّتِهِ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيهِ حَالٌ مُحْتَلِم

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللَّهُ مَا وَحَّى بِمُكْتَسَبٍ

بزرگ ہے اللہ وہی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمٍ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تمت کیا گیا

سے جاننا چاہئے کہ  
جیسے آنحضرتؐ آپ کے  
جات میں وہ دامنِ امان  
ہے اسی طرح بعد انتقال  
کے بھی اس کا اثر آتی ہے  
سے دوا یا ست مشورہ  
میں ہے کہ آنحضرتؐ کو  
شرع میں ہم اہل نبوت  
کے احکام خواب میں ہر  
ہمتے ہے جس بات کو  
آنحضرتؐ خواب میں دیکھتے  
تھے صبح صادق کی مانند  
ظاہر ہو جاتا تھا اور حضورؐ  
کے سونے کے وقت  
آپؐ کی آنکھیں سوتی تھیں  
اور دل بیدار رہتا  
تھا  
سے یعنی نبوت کا  
رہے کسی امر نہیں ہے  
بلکہ یہ خداوند بات ہے  
جس کو چاہے

أَيُّهَا الْغُرُّ لَا يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بَدُوزِنَهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمْ

کہ بدولت ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصَبًا بِاللَّيْسِ رَاحَتُهُ

بارہا اچھے ہو گئے ہیں آپ کے ساتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج

وَأَطْلَقَتْ أَرْبَا مِنْ رِبْقَةِ اللَّيْسِ

رہا ہو گئے رستہ دیوانگی سے بظنیل آپ کے دست مبارک کے

وَأَحْبَبْتَ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہو گیا

حَتَّى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهْمِ

اور سفید روشن ہوا اُس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادٍ أَوْ خَلَّتِ الْبَطَاسِرُ بِهَا

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَيِّبًا مِّنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرَمِ

اچھ ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک روپانی کی جو سنگین بند سے کھس گئی

۱۰۔ تنادہ ہر نماز

موسیٰ سے کہ جنگل میں

آپ کی حفاظت کے واسطے آئے

سے نہ سہر ہو تھا کہ بھگا دے

آگہ کفہ کے تیرے محو رہی

حضر کہ جب معلوم ہوا تو

اس آگہ کو اپنے اپنی جگہ

پر رکھا اور دعا کی۔ اللہ

شفا دی ۱۱

۱۲۔ حضرت ابن عباس

سے موسیٰ سے کہ ایک

موت کے عرض کیا کہ کیا

لوہا مجھوں ہو گیا ہے آپ

دعا کی اپنے دعا کی تو ایک

سیا چیز کے کہ ہے کی

مانہ اُس سنہ کی نہ

پائی ۱۳

۱۴۔ اُن میں ایک ہے

ہے کہ ایک آنحضرت

چھپتے تھے ایک شخص نے عرض

کیا کیا رسول اللہ کریم

نہیں کہ گئے اوگھاس کا

نہیں نہ ان میں ہا کوئی

باز رہا ہے جاتے ہیں آپ

ہاں کیلئے دعا کریں ہیں

آپ نے ملک فرما ہر طرف سے

اہر جمع ہوا اور سقہ آگہ رُ

نہیں کہ زمین میں ہوتی

ہیں وہ جہ میں ہیں

نے عرض کیا کہ کیا نہ

ہمارے کثرت بیش ہو گئے

جاتے ہیں ہر آگے نہ ہوتی

تو ابراہیم کھن گیا ہوا

نکل آیا ۱۵

## الفصل السادس

چھٹی فصل

## فی ذکر شرف القرآن

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِي وَوَصِفِي آيَاتِ لَهُ ظَهَرَتْ

مجھے وصف بیان کرنے سے حضرت کے سجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے

ظُهُورُ نَارِ الْقُرْآنِ لَيْلًا عَلَى عِلْمِ

میسے شب کو پہاڑ کے اوپر صہانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالِدُرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَهُوَ مُنْتَظَمٌ

پس سوتیلوں کی خوبی زیادہ ہو جاتی ہے پروئے سے

وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرُ مُنْتَظَمِ

اور نہ پروئے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ أَمَالُ الْبَدِيحِ إِلَى

پس مع کرنے والے کی آندھنیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِيهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمَنِ مُحَدَّثَةٌ

آیات حق کے ہیں رحمن سے محدث لفظوں میں کہ

قَدِيمُهُ صِفَةُ الْمَوْصُوفِ بِالْقَدِيمِ

قدیم سے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

سلمہ حاصل اس سے  
 اللہ بیت آئندہ کا یہ کہ  
 اگرچہ مجرمیت آپ کے شخص  
 پر ظاہر میں ہیں کی  
 ضرورت نہیں لیکن اس  
 بیان سے اپنے کام کا  
 زینت مقصود ہے  
 سلمہ حاصل اس سے  
 کا یہ کہ آیات کلام کم  
 جن کو خداوند پریم نے ہر  
 وقت کے مصلحت کے  
 مناسب بنا کر متوالی  
 محفوظ سے ہی علی علیہ  
 وسلم نہ نازل کیا ہے بلکہ  
 نزول اور تلامذہ کے حوالہ  
 میں لیکن فی الحقیقت امتیاز  
 الفاظ و معانی کے قدیم  
 کیونکہ قرآن مجید میں  
 کلام ہے جو قدیم ہے  
 لہذا یہ کلام قدیم ہے کسی  
 زمانہ خاص سے تعلق  
 نہیں رکھتے درحال بات  
 اور احوال پہلی امتوں کے  
 خبردار کرنے کے لئے ہیں

لَمْ تَقْتَرِنَ بِزَمَانٍ وَهِيَ تَخْبِرُنَا

نہ تمہیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنِ عَادٍ وَعَنِ إِرَمَ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَنَاقَتْ كُلُّ مَعْجَزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نہیں کے

مِّنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَكُ

مجبوروں سے فاتی ہیں کہ ان کے معجزے ہوتے اور نہ رہے

مُحْكَمَاتٍ فَكَايُبُقِينَ مِنْ شُبُهٍ

قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے ہائے شبہ نہیں

لِذِي شَقَاقٍ وَلَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمٍ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَّا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرْبٍ

ان آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

أَعْدَى الْأَعَادَى إِلَيْهَا مُلْقَى السَّلَامِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرنا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارَضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَيُورُ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحَرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

ساری برکات جملہ  
کتب سلوی پر جو تین  
ہنہا کرام پر نازل ہوئی  
ہیں فوقیت رکھنے میں  
کیونکہ ان کے لئے سب  
اس کلام پاک کے  
منسوخ ہو گئے ہیں  
۱۔ یعنی جو کوئی نہ  
ان سے بگڑا روئے  
جو اس کلام کی غریب  
میں غور کرے تو اس  
کو اس کلام پاک میں کسی  
قسم کا شبہ باقی نہ رہے  
نہ کسی اور دلیل کی جس  
ضرورت پڑے  
۲۔ یعنی جس شخص نے  
اس کلام پاک سے معارضہ  
کیا انجام کھارہ اپنے عجز کا  
اقرار کیا ہے اور اس کی  
بلاغت کا قائل ہوا  
۳۔ یعنی جیسا کہ  
غیرت دار اپنی اہل کی فخر  
و حرمت کو غیرت سے  
بچاتا ہے جیسا ہی کلام  
کلام پاک کی فصاحت  
بلاغت بھی ہر معارض  
کے دعویٰ کو باطل کر  
دیتی ہے ۴

لَهَا مَعَانِ كَسُوجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں اکبر کے درے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرَةٍ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيمِ

اور اس آیت میں اس دریا کے جوہرے حسن و قیمت میں

فَمَا تَعُدُّ وَلَا تُحْصِي عَجَائِبُهَا

ہیں شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور حالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامِرُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّامِ

اُن عجائب کی غریباری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی نہیں تھیں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفَرْتُ بِحَبْلِ اللَّهِ فَأَعْتَصِمِ

کہ تیرے نصیب والا ہے، تیرے مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

إِنْ تَتْلَاهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارٍ لَّظِي

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَاتٍ حَرَّ لَّظِي مِنْ وَرْدِهَا الشَّيْبِ

تو تو نے وہ آگ، بگھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَُا السَّوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ آیت کریمہ حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعُمَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

گنہگاروں کے جو ہو گئے کالے مانند کوملوں کے

۱۔ مائل اس بیت  
اور بعد کا یہ ہے کہ آپ  
کلام پاک کے جملہ معانی دنیا  
کے گوہروں سے بھی بے بہا  
ہیں اور اس کے عجائبات  
بھی ہر کسی کے اعطاء  
تقریر و تحریر میں نہیں آسکتے  
اور کسی کا دل اس کلام پاک  
کے بار بار تلاوت کرنے  
سے نہیں گھبراتا ۱۱  
۲۔ امام باہلی نے لکھا  
ہے کہ جس شخص کے سینہ  
میں یہ کلام پاک موجود  
ہو گا ہر ایک دوزخ کی  
اسکڑ بھلائے گی ۱۲  
۳۔ جیسے حوض کوثر  
قیامت کے دن گناہگار  
مومنوں کے بدنوں کو جو  
آتش دوزخ سے سیاہ  
ہو گئے روکش کرنے کا  
ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی  
اپنے تلاوت اور عمل کرنے  
والوں کو جو کہ ہمت نشانی  
سے سیاہ ہو جاتے ہیں  
منور کر دیتا ہے ۱۳

وَكَالْخِرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدَلَةٌ

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان میں کہ ان کے

وَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمْ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْبَبُنْ لِحُسُودٍ زَاكِ يُنْكِرُهَا

تعب نہ کر . اگر ماسد انکار کرے

تَجَاهِلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَازِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب نزدیک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ زَمَكٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض زردی کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

اور منہ آب شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

الْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مہراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمُ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْإِيْنُقِ الرَّسْمِ

لڑنے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پہلے درجہ

۱۔ یعنی جیسے صراط  
اور میزان تیار کیے جان میں  
اور کہ فرد میں فرق پیدا کر  
دیگا ایسا ہی یہ کلام کہ  
بھی حق کو ناحق سے جدا  
کر دیتا ہے ۲

۳۔ یعنی قیوب کی بات  
نہیں کہ غافل سے کلام کہ  
کی خبریوں کا انکار کریں  
کیونکہ ان کا انکار کر کے  
نہیں بلکہ محض غلبہ حیرت  
انکی غفائی خواہشوں کا  
شامت سے ہے اور ہر بات  
سے انکی عقل کیم کی غلطی  
میں کچھ نقصان نہیں آتا  
جیسے دماغ سید آنکھ سے  
کو نہیں کہ کھسکتی اور پیاد  
کا رنگ بے شیریں سے انکار  
کرنا ہے لیکن خاص سے  
آفتاب میں نقصان پہنچاتا  
ہے اور آفتاب شیریں میں  
۴۔ جو مکمل احیات  
میں ناظم رحمہ اللہ کو  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مہراج مبارک کالین  
کرنے مطلوب ہے، لہذا آخر  
صلی اللہ علیہ وسلم کی جفا  
میں خطاب کر کے عرض  
کرتے ہیں کہ اے میرے  
بزرگوں کے پیشوا اے گراموں  
دلیہ رسول اللہ (ﷺ)

وَمَنْ هُوَ الْإِيَّةُ الْكُبْرَى لِعُتْبِدِ

اور اسے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِبُغْتِنِمْ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت رکھنے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ

سیر فرمائی تھیں ایک شب حرم مکہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاخِرِ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چاند صبحی رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقِي إِلَى أَنْ نَلْتَ مَنَزِلَةَ

اور ترقی کئے گئے یہاں تک کہ پہنچے باب ترسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ وَلَمْ تُرْمِ

ترسہ کو جو د اداک کیا جا رہا ہے اور نہ طلب کیا جا رہا ہے

وَقَدْ مَتَكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا

اللہ اس تہ کے سبب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسُلُ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطَّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ ٹکات کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِي مَوَكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعِلْمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

دلقب مایہ صوفی گزشتہ  
کے واسطے مددوں  
جہاں کثرت عظمیٰ تیری  
ذات مقدس نے معراج  
کی رات میں مکہ مندر سے  
بیت المقدس تک نہ  
بھیڑا ہے جیسے چھو  
رات کا چاند ظلمت شب  
کو منور کر دیتا ہے ۱۲  
سے بنی حضرت علی  
اور علیہ السلام شب معراج کو  
ایسے مقام قرب الہی پر  
تشریف فرما ہوئے کہ آپ  
مقام کو کوئی اور تک نہیں  
ہے وہ کہیں اسی ملک کی  
جوت تک نہیں ہے جب  
معراج بقول اکثر شب  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

حَتَّىٰ إِذَا لَمْ تَدْعُ شَاوِلَ السُّتَبِقِ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنْيَا وَلَا مَرْقًا لِّلْسُتَنِمِ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُودِيَتْ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمَفْرَدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے مفرد علم رفع سے بڑھا جاتا ہے

كَيْمَاتٍ فُوزٍ بِوَصْلِ أَيْ مُسْتَدِيرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُونِ وَسِرِّ أَيْ مَكْتَتِيمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فَخَرَّتْ كُلُّ فَخَّارٍ غَيْرِ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے تھے جو باعث فخر ہیں اور ان میں کوئی شریک نہیں

وَجَزَتْ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرِ مُزْدَحَمِ

اور گزرے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مَقْدَارُ مَا وَلَّيْتَ مِنْ رُتَبٍ

اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتے جو آپ کو دیئے گئے

وَعَزَّ إِذْ رَأَى مَا أُولَّيْتَ مِنْ نِعَمٍ

اور کسی کے اور لگ ہیں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

لے حاصل: دروں  
یہاں تک کہ ہر عہد  
مقرب کے مقام سے  
بالا مقام پر پہنچے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم جس سے آپ  
مخصوص ہوئے حتیٰ کہ ہر درجہ  
ہوئے ایسی ذات سے جو  
آنکھوں پر مشید ہے  
اور مطلع ہوئے ایسے رازوں  
جس سے کوئی غیب نہیں  
لے یعنی فخر و کبریا  
نے ایسی نعمتوں کو جو باعث  
فخر ہیں اور آپ کا کوئی آپ  
میں شریک نہیں اور پہنچ  
گئے آپ ایسے مقام  
تک کہ میں نے کوئی نہ تھا  
لے یعنی بڑے بڑے  
درجوں کو حاصل کیا آپ  
نے جن کا احداک نہیں  
ہو سکتا ہے علی الخصوص  
وہ بزرگی کہ صرف آپ  
میں اس نعمت کے مخصوص  
ہیں اور کسی کو دنیا میں  
یہ نعمت حاصل نہیں ہو سکتی

بُشْرَى لَنَا مَعُشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

اے گروہ اسلام تم کو بہت بشارت ہے کہ ہم سے

مِنَ الْعَنَاءِ تَرْكُنَا غَيْرَ مُنْهَدِمٍ

ایسا کہیں عنایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لَتَادْعَى اللَّهُ دَاعِيَنَا لَطَاعَتِهِ

جب بخیر اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

يَا كَرَّمَ الرَّسُلَ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا تم کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے مجھے

## الفصل الثامن

فصل آٹھواں

وَفِي ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیاد میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعَدَى أَبْنَاءَ بَعَثَتْهُ

دشمنوں کے دل ڈرا دئے اُن کے نبی بوسے کی خبر نے

كُنْبَاءَ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھگتی سے بکروں سے

مَا زَالَ يُلْقَاكُمْ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ

اب ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کا فوں سے ہر مسدود میں

حَتَّى حَكُوا بِالْقِنَا حَسًّا عَلَى وَضْعِ

یہاں تک کہ کا فر غزیروں پر بول مسدود ہوتے تھے جیسے گوشت خشک ہوتا ہے غزیروں پر

نے اہم کے ساتھ  
کے ہیں کے بہ فرست  
جس کے مگر سزا پر  
خداوند کی طرف سے  
ہے بہت مہر کا  
دین میں بہت تک  
مسلح نہیں ہو گا  
میں جس کے ہونے  
نے بہت پیغمبر کو جس  
انبار نسبت بخلا ہے  
تو غزیروں کی ست بھی  
اور میں پر نسبت  
کھٹے دی ہے چہ ہر  
بہرے کا خیر سے  
اس ہوں ہے  
میں بہرہ دے گی  
میں سزا دے گا  
کچھ پر خداوند کی  
کی ہوں مدد ہے کہ  
کہ ہمیں کے رسول  
سے ملے ہیں  
میں جس کے ہونے  
کذا وغیرہ جس میں  
خداوند کی بکری  
پر یہ ہے جس حرکت  
مسدود ہے جیسے  
کے غزیروں پر وض  
مسدود ہے

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يُغِيْطُوْنَ بِهِ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کوں ان پر

أَشْلَاءُ شَالَتْ مَعَ الْعُقْبَانِ وَالرُّحْمِ

جن کے گوشت عقاب اور اودھ بندے اور بڑے گئے

تَنْصِيْهِ اللَّيَالِيْ وَلَا يَذُرُوْنَ عَدُوَّهُمَا

راتیں گزندہ تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شر

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَّيَالِي الْأَشْهُرِ الْحَرَمِ

جب تک راتیں اُن عینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَانَمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمُ

گویا دین اسلام ان کے گھر میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعَدَى قَرَمٍ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کمانے پر بہت حرص ہے

يَجْرُ بِحَرْخَيْسٍ فَوْقَ سَائِحَةٍ

دبائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر ہے ان کو کہینتا ہے اور

تَرْفِيْ بِسُورٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَظِمٍ

بہادروں کی سوچ کو پھینکتا ہے قہپڑ لگا کر ہڑا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلَّهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُوْ بِسُتَاصِلٍ لِلْكَفْرِ مُصْطَلِمٍ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

لے یعنی کفار کو زمین  
پر رہنا دشوار تھا اور اُن  
آرزو میں تھے کہ کمانے  
مگر ہم وہ کمانے گھوڑوں کے  
تلتے جو پرند جانوروں  
کے منگھوں میں بہتے  
میں تو انہیں اس مذہب کے  
منگھوں سے بہتے  
مذہب یعنی حضرت عیسیٰ  
خون سے ایسے بے خون  
ہو گئے تھے کہ رات کا  
شراب بھول جاتے کہ عزم  
و جب ذی القعدة کی  
انجمن چاروں طرف آرام  
پہنچے کہ کوئی لڑائی نہ ہو  
ان چاروں طرف کیل کر ہر عزم  
تھا اور بس کہ عزم ختم  
ہو گیا  
مذہب یعنی اسلام ہر ہی  
مذہب کے لئے کمانے کے لئے  
ایسا مہمان بن گیا کہ ان کے  
گوشت کا پھول کا تھا  
مذہب یعنی جب مجاہد  
حضرت کے ہر کمانے کے  
متعلقہ تھے تیر ہزار گھوڑوں  
پر سوار ہوتے تھے تو  
غنائین کی آگ میں  
دیا سوچ جن کو خوار کرتے  
تھے ماضی بیت لود  
ما بعد کلیہ سب کا  
دقیقہ برصغور آتے

حَتَّى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ زَهْرٌ

یہاں تک کہ گشت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مَنْ بَعْدَ غُرْبَتِهِ بِأَمْرٍ مَوْصُولَةٍ الرَّحِمِ

کہ جس کے بعد غریبی اپنے اقربا سے مل گئی

مَكْفُولَةٍ أَبَدًا مِنْهُمْ وَمَخِيرَ آبِ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اپنے باپ

وَأَخِيرَ بَعْلٍ فَلَمْ تَكُنْتُمْ وَلَمْ تَكُنْتُمْ

اور اپنے شوہر کے پس نہ تھیں ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمْ الْجِبَالُ فَسَلَّ عَنْهُمْ مَقْصَادُهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پہنچنے کا مقصد ان کی خبر

مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَلَمٍ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر مسدود میں

فَسَلَّ حُنَيْنًا وَسَلَّ بَدْرًا وَسَلَّ أَحَدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ احد کا حال پہنچ

فُصُولَ حَتْفٍ لَهُمْ أَذْهَى مِنَ الْوُخْمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی تفصیلیں تھیں وہاں سے زیادہ سخت

الْبُصْدَرِ الْبَيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صباہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواریں کو سرخ نکالنے والے

مِنَ الْعَدَى كُلِّ مُسَوِّدٍ مِنَ الرَّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کھٹنے کے

وہ جیہاد صغیر گذشتہ  
کرام مقبول دیکھا وہ  
الہ عزت نے اللہ تعالیٰ  
کی رضا مندی کے لئے  
اسلام کو ترقی دیتے ہوئے  
کفر کو مٹاتے تھے یہاں  
تک کہ اسلام نے سب  
ان کی سی کے کسل  
منصف کے بدعت  
پانی اور ان کے ساتھ  
بھائی چارہ کر لیا  
طاعین ہوئے حضرت  
برہم میں کیونکہ اللہ اسلام  
کی نیک سوچا پنچا کر  
ملکہ بیگم ابرہیم اکا  
پودال کا دشمن ہے  
حضرت صلح میں کیونکہ کفر  
حضرت اسلام کے معنی  
ڈگڑ ہیں  
ملکہ بیگم ابرہیم اکا  
کے لئے ظالموں میں ثابت  
لہذا تمام تھے اور دشمنوں کو  
قوت سے سخت پسینہ  
ہیں حالت کے بدو اور  
حنین دھیرے سے ریت  
کر ہوا ہے  
ملکہ بیگم ابرہیم اکا  
کی کھوپڑی پر تلواریں  
مالنے تھے تو تلواریں ان  
کی طرف سرخ رنگ  
کے لٹتی تھیں

وَالْكَاتِبَيْنِ بِسُرِّ الْخَطِّ مَا تَرَكَتُ

اے وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جَسَدٍ غَيْرِ مُنْجَمٍ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السَّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تَمَيَّزُهُمْ

ان کے ہتھیار کبھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يُنْتَازُ بِالسِّمَاءِ مِنَ السَّلَامِ

کر گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

يُهْدِي إِلَيْكَ رِيَّاحُ النَّصْرِ نَشْرُهُمْ

ان کی غروبسریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہر بھیتی ہیں

فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْبَامِ كُلِّ كَمٍ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے خلاف میں

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رَبَا

کہا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس میں دخت اگے ہیں

مَنْ شَدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شَدَّةِ حُزْمٍ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب کہ زمین تنگ میں

طَارَتْ قُلُوبُ الْعَدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تَفَرَّقَ بَيْنَ الْبِهِمِ وَالْبُهُمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

سے یعنی جب کر دیا  
صاحب کا مقابلہ کرنا تھا تو  
نیزوں سے ہرگز بچ کر نہ  
جاتا تھا

سے یعنی اگرچہ صحابہ بھی  
دشمنوں کے ہاتھ ہتھیار  
باندھنے والے تھے لیکن  
ان دلوں میں یہ امتیاز تھا  
کہ صحابہ کے ہمت دار  
صدا کے ہتھیار ہمیشہ  
ہوتے تھے جیسا کہ گلاب  
برگ کے درخت کے اندر  
رکتا ہے لیکن جرات  
میں برلور نہیں ہائی  
جاتی

سے یعنی جیسے گلاب  
کے پھول کی کلیں اپنے  
خلاف میں ہوتی ہیں لیکن  
جھنک کی خوشبو کو ہر طرف  
پھیلاتی ہے ایسا بھی  
صحابہ درخشاں ہوتے تھے  
تو ان کی ہمت کی خوشبو  
اسلام کے داع کو سطر  
کرتی تھی

سے یعنی ہر قدر  
اہل اسلام کا خوف دلوں  
میں پہنچا تھا کہ بکری کے  
بچہ کو بھی سولہ ہاتھ پائی  
کرنا گرجا جلتے تھے

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللَّهِ نُصْرَتُهُ

اور جس کو رسول اللہ سے مدد نصرت آئے

إِنْ تَلَقَّاهُ الْأُسْدُ فِي أَجَاهِهَا تَجَمَّ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تالچ ہو جائے

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمٍ

اور آپ کا دشمن نہ ہوٹے ٹکڑے نہ ہو

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حَرْزِ مَلَّتِهِ

اپنی امت کو اپنی قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَالْيَثِّ حَلٍّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمٍ

جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستان میں

كَمْ جَدَلْتَ كَلِمَاتُ اللَّهِ مِنْ جَدَلٍ

کلمات الہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جھگڑ کی

فِيهِ وَكَمْ خَصَّمُ الْبُرْهَانِ مِنْ خَصْمٍ

آپ کی شان میں اور بہت بُرہان الہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمَمِ مُعْجَزَةٌ

تمہارے علم سے کافی ہے کہ امتی کو زماؤں

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالنَّكَادِيَّ فِي الْيَتَمِ

جاهلیت میں علم اور یتیم کو اوب مائل ہو

اسے یعنی کھنڈ کے ہموار  
ایسے قربان بارگاہ رسول  
میں اگر کسی شجاعت کا ثبوت  
کا فطر پر غلبہ کرنے میں  
آسمان گدگدائی سمجھوں  
میں تیرا ہوتا نظر آئے تو  
نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ  
اصحاب کرام و شیعہ بھی دنیا  
ہے چنانچہ بن عمر نے لوگوں  
کے اشد حاکم کو بھگوانا  
کیا کہ کیا ہوش ہے لوگوں  
نے کہا شیر لے لوگوں کا  
رات نہ بد کر دیا ہے ابن عمر  
گھوڑے سے اترے شیر  
کے کان پر لڑکا کہ تو غلو کی  
لیڈ اپنی آج ہے خیرہ اس  
میں اگر ہمارا تو یہ کسی کو  
محفلت دینا شیر بائیکر  
جسٹ کہ چلا گیا اپنا سر  
جھکا کر  
اسے تاظم و عدا سے  
کہ وہ نہ آنحضرتؐ سے  
و مشور میں کے اور نہ  
دین ہمیشہ غلبہ و مقبول  
ہو گئے  
اسے حامل ہے کہ زائد  
جاہلیت میں یہ عرب ملک  
شرائع و احکام سے ہل  
بے خبر تھے اور باوجود کہ  
آنحضرتؐ مسلمانی پور تھیں  
اور قوم سے کبھی باہر گئے  
اور کسی سے تعلیم پائی  
دقیقہ عاشرہ پر صوفی آئندہ

## الفصل التاسع

فصل نویں

وَقَدْ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ إِلَىٰ كُنْفَارٍ مِّنْ سِوَا اللَّهِ وَكَانَ

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے

خَدَمَتُهُ بِسَدِيدٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ

میں لے آؤں آپ کی خدمت میں سید سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوبَ عَمْرٍ مَضَىٰ فِي الشَّعْرِ وَالْخَدَمِ

دو گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر کٹا رہا ہوں اور خدمت کی ہے دو تہہ کی

إِذْ قُلْتُ إِنِّي مَا تُخْشَىٰ عَوَاقِبُهُ

کیونکہ میرے گلے میں پڑ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

كَأَنِّي بِهِمَا هَدَىٰ مِّنَ النِّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں جہان بھریں چار ہولوں میں

أَطَعْتُ عَنْ الضَّبَابِ فِي الْكَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کہ

حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْأَثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تَجَارَتِهَا

اے خسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالْذُّنُوبِ وَلَمْ تَسْمَعْ

کہ دین کو نہ خریدنا گناہوں کے عوض اور مول دینا

دقیقہ حاشیہ منور گزشتہ  
پھر ایسے فضائل و عبادت  
علوم الدین و آخرین اور  
کتابہ اخلاق و اصلاح  
و حکمتیں بیان فرمائیں  
یہ سب محض تعلیم و تہذیب  
سے اور دلیل قاطع ہے  
کہ یہی نبوت پر کسی قیل  
کو گنجائش نہ رکھ سکتا  
ہے ۳

۳۔ چل دوں میں کیا  
یہ کہیں نے ساری عمر  
اپنی روح و جان کے لئے  
خدمت دہی میں کیا کیا  
کی اس توفیق و ناکامی کا  
میں اسکی توفیق میں ہے  
میں سوائے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں  
کہ انہوں نے جو حق تعالیٰ  
بخشش فرمائی تھیں  
میرے گناہوں کی سبیل  
پرست آئی ہو جائے کہ  
ہذا ہے مستغفار میری ہوا  
۳۔ حاصل کہ نفس کی  
شمت کے طے دنیا میں  
دنیا کی روح و جان کے لئے  
ہو اللہ کے لئے خدمت و عبادت  
کے میں نے کچھ حاصل کیا  
۳۔ نفس کو طاعت میں  
دین کو اختیار کیا اور اہل  
دنیا کی طرف مشغول ہوتا  
لیکن اپنی جگہ پر رہی سبب  
خدا بخش دنیا کی نعمت  
کو گفت تہا کر دیا

وَمَنْ يَبِعْ أَجَلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ

جو شخص آفرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

يَكُنْ لَهُ الْعَبْنُ فِي بَيْعِهِ وَفِي سَلَمٍ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

إِنْ أَتَى ذَنْبًا فَبِأَعْهَدِي بِمُنْتَقِضٍ

اگر میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا ہیماں نہیں ٹوٹنے کا

مِنْ التَّيْنِ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرَمٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَإِنْ لِي ذِمَّةٌ مِنْهُ بِكَسْبِي

کیونکہ میرے واسطے آپ کا مدد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدٌ أَوْ هُوَ أَوْ فِي الْخَلْقِ بِالذِّمَّةِ

محمد ہے اللہ آپ بہت بلند کر کے دے جس خلقت سے محمدوں کو

إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي أَخْذًا بِيَدِي

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَلَا أَفْقُلُ بِأَزَلَّةِ الْقَدَمِ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رہے

حَاشَا أَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ

حاشا اللہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٍ

بہا لینے والا یوں ہی الٹا پھیرے بے توقیر

۱۰ دین کو بوجھ تہنوع  
قیل دنیا کے نیچے میں  
سولے حوالہ سحران کے  
کہ مال میں غافل رہی  
کہ دنیا کو خرچ آخرت کے  
میدان مستی خیوالات کے  
آخرت میں اتنا ہی فائدہ

۱۱ مال میں بیچنے  
کو بیچنے میں کسب  
تلاش میں نہیں اور حق میں  
نکٹا ہوں کہ ہر گناہ  
ملازم کا جو آخرت کے نہیں  
کے کر لیا ہے تو نہیں  
میشاقہ ہونے پر  
کی منتیں نہیں تو بدکار  
سب کو کھینچ کر  
اتفاق کی گستاخ کر رہی  
سے زیادہ بے وقافتہ ہیں  
کہ آپ میں نہ ہی کسی  
حق میں شغول غافل رہتے  
کے حال میں گریہ کرتے  
کے باعث آخرت میں  
حال پر قیامت کے دن ہم  
نہایت سے تڑپتی فوت و  
خوشی ہوں

۱۲ مال کے لئے سجاد  
آپ کا اس سے پاک و عزیز  
ہے کہ امیدوار محروم نہ ہو  
آخرت میں محروم نہ ہو  
نکٹا ہوں کہ ہر گناہ  
میں کیا ہے اور دلیل غما  
جو اس جہاں کے حال  
پر توجہ نہ کریں

وَمَنْذُ الزَّمْتِ أَفْكَارِي مَدَارِيحُ

اور میں نے جیسے آپ کی مع میں فکر کو لازم کر لیا ہے

وَبَدَائِهِ لَخْلَاصِي خَيْرِ مُلْتَزِمِ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَكِنْ يَفُوتُ الْغَنَى مِنْهُ يَكُ اتَّارِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس بات کو جو خاک پر پہنچا

إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْأَزْهَارَ فِي الْأَكْمَرِ

جس نے وسیلہ آپ کا کیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبز پیدا کرتا ہے

وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

اللہ میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے شائع جیسے زیر شاعر کے

يَكُ أَزْهَرُ بِسَا أَشْيَ عَلَى هَرَمِ

باتوں نے میرے لئے ہرمان ہشام کی ٹٹا کئے میں

## الفصل العاشر

فصل دسویں

فِي ذِكْرِ الْمُنَاجَاةِ وَعَرْضِ الْحَاكِمَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں ماجرات کی

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَاوِثِ الْعَمَمِ

جس سے پناہ چاہوں علوہ عام کے نازل ہونے میں

میں سے مل سکتا نہیں تو میں  
بلو شاد و رست پہل لہذا  
آپ ہی نہیں کے آجنا  
قبض میں اور میرا  
کنا بخش دیا غلام  
بہت لیاں کہ ہے  
پس میں ہر ہند ہیں کہ  
لو دنیا و آخرت کی سیر  
سے نکلتا پاؤں

میں سے مل لیا انوں  
بہت کایہ کہ کایہ  
عطا عام ہے کہ اس  
پہنچ نہیں ہر شخص  
پہنچے ہر کے پا ہے  
میرا حضور آپ کا  
وہا میں میرا سر شا  
نے ہر کی مع و شام  
مال کی بکریں آپ کی  
عاریت حرم کے آخرت  
کی فتنہ انداز و منزلت

چاہتا ہوں  
میں سے مل رہا ہے  
بزرگترین کائنات کے سر  
تیری ذات پاک کے کوئی  
ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ  
میں سے اور وقت پہنچا  
علوہ عام و ہلالت کے  
دامن شفاعت میں  
چھپا دے

وَلَكِنْ يَضِيقُ رَسُولَ اللَّهِ جَاهُكَ بِنِ

اور آپ کا رتبہ ہرگز منافقت نہ پاسے گا میری شفاعت کا

إِذَا الْكَرِيمُ يَجْلِي بِاسْمِهِ مُنْتَقِمٌ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَخَزَائِنَهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمُ الْوُجُودِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

إِنَّ الْكِبَايَرُ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کیرو چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةً رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعُصْيَانِ فِي الْقِسْمِ

آئے ہوں گے ہر گناہ کے گناہ بہت ہونگے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو الٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرَمٍ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو بر لاٹیو

۱۔ مال ہر دین کا  
یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ  
گناہوں کو حکم فرماتا ہے  
اس وقت جو کہ آپ ہیں  
شفاعت میں مجاہد ہیں  
شہداء و اہل بیت  
راہی بخشش تو ان کی بخشش  
سے کہ بعد نہیں کیونکہ دنیا  
و آخرت آپ کے وجود پر  
سے جلوہ گر ہوئی ہے  
اللہ آپ کا علم جامع دنیا  
کو محیط ہے جو لوح محفوظ  
پر نازل ہونے سے پہلے  
میں ۱۱

۲۔ مال سیکھار اللہ  
تعالیٰ کی بخشش کے آگے  
مثل منافق کے ہیں  
بہیمہ اس کا کہ عظیم  
مے گنجائش نہیں کتنی ہے  
مغفرت ہے لا تقصروا  
میں رحمت اللطیف اللہ  
بقدر الذنوب جیسے  
۳۔ مال سیکھار اللہ  
رحمت بہت عظیم ہے  
ہو سکتی ہے جو جس کے گناہ  
بہت ہیں وہ مستحق رحمت  
رحمت کہ ہے ۱۲

۴۔ غم کہنے میں کہ  
میرے پروردگار امید نہ  
کی قیامت میں تیری حیا  
پاک ہے امیدوار ہوں  
ساتھ فیست دہا کہتے  
(بقیہ حاشیہ پر صفحہ ۳۶)

وَالْطُّفُ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَكَ

اور اپنے بند سے پردوں جہاں میں عنایت کر کہ جب اور نام

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمُ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر ہلک جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَأَذِّنْ لِمُحِبِّ صَلَوةٍ مِنْكَ دَائِمَةً

اور درود و سلام کے اہل کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَمُنْسَجِمٍ

کمال کثرت سے بریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْأَزَلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

اور سب آل و اصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقویٰ

أَهْلُ الثَّقَى وَالثَّقَى وَالْحَلِيمُ وَالْكَرِيمُ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ عُمَرَ

پھر رضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكُرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَمَحَتْ عَذَبَاتُ الْبَانِ رِيحُ صَبَا

جب تک کہ صبا دھرت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَأَطْرَبَ الْعَيْسَ حَادِي الْعَيْسِ بِالنِّعَمِ

اور اڑھوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا تنوں سے

وجہ وادیشہ سفر گذشتہ  
منقلب ہو جائے اور  
دستار چرخ من و دست نام  
کی چویر سے ہاتھ بندھ  
وہ بند ہو اور بندہ گشتہ  
ہر لطف عنایت کی دنیا  
آخرت میں نہیں سے سکتا  
کہ کہ عقیقوں اور بلاؤں  
صبر تو نہیں کر سکتا ہے  
صلوہ جو کچھ ہم کلام ہو  
وہ انصاف و علم کے خوب  
حسن خاتمہ چاہو بحث  
قبولیت کا کام ہے اس  
مٹے نام نہ لے سکتے ہیں  
گناہ پر صبر و عفو  
اپنی رحمت کا کلام ہو  
کہ جب تک کیا صبر  
بن کی شالوں کو ملک  
اور شریان انور کو مٹی  
غیر مٹی سے طرب نشا  
میں لائے آنحضرت صلوہ  
اکی اہل بیت و اہل بیت  
اور پیروی کو نہ لائے  
کہ وہ صاحب تقویٰ و  
طاہر ہیں نہ لے کر حشر  
مثل باد کے بستی ہیں  
ہو رہا قیام قیامت  
نہیں  
کلمہ میں قیامت ہو کہ  
بکارت ہے کہ میں قیامت  
کی بات اجابت میں ہے  
اور نہ تھا اجابت میں  
(قیامت برحق آئے)

فَاغْفِرْ لَنَا شِدِّهَا وَاعْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

بیک۔ میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے



## کتابیں

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور سے ہر قسم کی علمی۔ ادبی۔ مقلاتی  
اسلامی۔ مذہبی۔ تاریخی۔ کتابیں۔ قرآن مجید۔ جمالی شریف  
پنج سو سے۔ دلائل تحفہ اہل نماز وغیرہ وغیرہ مل سکتی ہیں  
مکمل فہرست مفت

تاج کمپنی لمیٹڈ ریویو روڈ۔ لاہور

دقیقہ ماہیہ سرگودشتہ  
ونہ کے واقع ہے احمد  
قاریں قصیدہ کو شجری  
ہے کہ ہمیشہ طلالہ میں  
مستطوی میں میں اند  
درد شائد اور رنج  
مسائبہ نیا و آفرات  
سے ہلکا و محفوظ لہ  
میش و طرب و غم میں  
مشول و محفوظ میں  
نقطہ





مکتبہ  
احمدیہ  
لاہور

# قرآن مجید

کتابت اور طباعت پیدہ زریب، کاغذ اور جلد بندی مضبوط  
مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے!



پوسٹ بکس نمبر ۵۳ کراچی

تاج پبلیکیشنز لمیٹڈ



قرآن پاک

کا پڑھنا  
اس کا سمجھنا  
کا پڑھنا  
موجبِ خیر و برکت

اس پر عمل کرنا  
ذریعہٴ نجات

تلج کمپنی لمیٹڈ، مٹلاہور۔ کراچی





